Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل [illegible]

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ، عسےٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم پنجشنبہ ۔
فی پرچہ ۱/

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ * ۴ تبوک ۱۳۳۱ ہش ۴ ستمبر ۱۹۵۲ء * نمبر ۲۰۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ ستمبر ۔ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دو دن سے بخار کی تکلیف ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

لاہور ۳ ستمبر ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو سارا دن غنودگی کا غلبہ رہا ۔ کمزوری بڑھ گئی ہے ۔ سانس کی تکلیف بھی زیادہ ہے ٹمپریچر ۹۹ ہے ۔ لیکن رات کو زیادہ ہو جاتا ہے ۔ اشتہاء بالکل نہیں ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

مشرقی بنگال میں ناجائز درآمد و برآمد روکنے کیلئے سرحد کے اہم مقامات پر فوجی دستے تعینات کر دیئے گئے

اس سلسلے میں فوج کو وسیع اختیارات دینے کے لئے عنقریب ایک آرڈیننس جاری کیا جائے گا

ڈھاکہ ۳ ستمبر ۔ مشرقی پاکستان میں حکومت نے اشیاء کی ناجائز درآمد و برآمد کی روک تھام کے سلسلے میں جو مہم شروع کر رکھی ہے ۔ اس میں امداد دینے کے لئے سرحد کے اہم مقامات پر فوجی دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں ۔ آج صبح سے ایک جگہ پانچ میل لمبی سرحد پر چوکیاں قائم کی جا رہی ہیں تاکہ ناجائز برآمد وغیرہ کی روک تھام کا خاطر خواہ بندوبست کیا جا سکے ۔ اس سلسلے میں فوج کو وسیع اختیارات دینے کے لئے عنقریب ایک آرڈیننس بھی جاری کیا جائے گا ۔ اس امر کا اعلان مشرقی بنگال کے آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل محمد موسیٰ نے اخبار نویسوں سے ایک غیر رسمی ملاقات میں کیا ۔ انہوں نے کہا ناجائز برآمد و درآمد کا سلسلہ روکنے کے لئے فوج نے وسیع انتظامات کئے ہیں اور ہر قسم کی احتیاطی تدابیر سے کام لینے کی کوشش کی ہے آمد و رفت کے خاص انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی پہنچا جا سکے موٹر کاریں اور کشتیاں بھی بڑی تعداد میں فراہم کر لی گئی ہیں ۔ ان کی مدد سے فوج کے سپاہی خشکی اور تری میں تیز رفتاری سے موقع پر پہنچ سکیں گے ۔ فوج سول حکام کے ساتھ پورا پورا ربط قائم رکھے گی ۔ اور ہر معاملے میں ان کا ہاتھ بٹائے گی ۔

سول حکام کی فراہم کردہ اطلاعات کے علاوہ فوج خود بھی براہ راست سراغ رسانی کے فرائض سر انجام دے گی ۔ میجر جنرل موسیٰ نے مزید کہا ہمیں فخر ہے کہ ہمیں ناجائز برآمد کی لعنت کو ختم کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ ہم پوری ایمانداری اور خوش اسلوبی سے اس فرض کو ادا کریں گے ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ روک تھام کی اس وسیع مہم کو کامیاب بنانے میں قوم فوج کیساتھ پورا پورا تعاون کرے گی

پشاور ۳ ستمبر سرحد کی حکومت نے لڑکیوں کے سکولوں اور کالجوں میں سرخی پوڈر اور آرائش کی دوسری چیزوں کا استعمال ممنوع قرار دیدیا ہے نیز لڑکیوں اور استانیوں کیلئے معمولی اور سستے قسم کے کپڑے کی ایک یونیفارم بھی مقرر کر دی گئی ہے

امریکہ نے مصر کو امداد دینے کا فیصلہ کر لیا

ریگستانی علاقوں کو قابل کاشت بنایا جائیگا

قاہرہ ۳ ستمبر ۔ مصر کے وزیر اعظم علی ماہر پاشا نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ صنعتی ترقی اور ریگستانی علاقوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے چوتھے نکتہ کے پروگرام کے تحت کافی امداد دینے پر رضامند ہو گیا ہے ۔ امید کی جا رہی ہے کہ علی ماہر اس ہفتہ کے آخر تک اپنی کابینہ میں تبدیلیوں کا اعلان کر دیں گے ۔ آج رات وہ عرب لیگ کی ریاستوں کے سفیروں سے ملاقات کر رہے ہیں ۔ قاہرہ کے فوجی حکام نے بتایا ہے کہ مصر کے سابق وزیر محمود غزالی کو ان کے مکان میں ہی نظر بند کر دیا گیا ہے

ہندوستان نے جنگ بند کرنیکے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے

مظفر آباد ۳ ستمبر ۔ آزاد کشمیر کے مشہور لیڈر سردار محمد ابراہیم نے کہا ہے کہ ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر میں اپنی فوجی قوت کو مستحکم کرکے اور اہم سڑکیں تعمیر کرکے جنگ بند کرنے کے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے ۔ اس معاہدے کے تحت کسی فریق کو بھی فوجی طاقت بڑھانے کی اجازت نہیں تھی ۔ مسئلہ کشمیر کے حل میں تاخیر پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ اس مسئلے کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے لہٰذا کشمیری باشندے جنگ آزادی پھر شروع کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

حکومت سندھ نے خریف کی فصل کا تمام فاضل چاول خریدنے کا فیصلہ کر لیا

حیدر آباد ۳ ستمبر ۔ حکومت سندھ نے خریف کی فصل کا تمام فاضل چاول خریدنے کا فیصلہ کیا ہے یہ قدم چاول کی مصنوعی قلت دور کرنے اور قیمتیں کم کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے ۔ راشن والے علاقوں میں حکومت عوام کو چاول فراہم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے تاکہ عوام کی مشکلات اور کم ہو سکیں مرکزی حکومت نے بیرونی ملکوں سے درآمد ہونے والے اناج میں سے سندھ کو ۱۵۰۰۰ ٹن سے زیادہ گیہوں دیا ہے ۔ یہ گیہوں ضلع تھرپارکر میں استعمال ہو گا ۔ حکومت سندھ نے مرکز سے درخواست کی ہے کہ صوبے نے جو بیس ہزار من گیہوں قرض دیا تھا ۔ وہ بھی واپس کر دیا جائے ۔

حافظ عبد المجید اور میاں انور علی کی مراجعت

لاہور ۳ ستمبر ۔ حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری حافظ عبد المجید اور انسپکٹر جنرل پولیس میاں انور علی چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس میں شرکت کے بعد ڈھاکہ سے لاہور واپس آ گئے ہیں ۔

ہم کرنا چاہتے ہیں

۳ کروڑ ۵۷ لاکھ کی رقم جمع ہوئی

لاہور ۳ ستمبر ۔ حکومت پنجاب نے ۳½ فیصدی کا جو قرضہ جاری کیا تھا ۔ اس میں ۳ کروڑ ۵۷ لاکھ روپے سے بھی زیادہ رقم جمع ہوئی ہے ۔ ابھی اس میں بہاولپور سرگودھا اور گوجرانوالہ کی رقوم شامل نہیں ہیں ۔ قرضہ کی حد صرف ۳ کروڑ مقرر کی گئی تھی ۔

شہنشاہ ایران کی والدہ اور بہن ہیگ پہنچ گئیں

ہیگ ۳ ستمبر ۔ شہنشاہ ایران کی والدہ ، بہن شہزادی اشرف پہلوی اور بہن کے لڑکے شہزادہ ناصر امریکہ جاتے ہوئے آج ہالینڈ کے دار الحکومت ہیگ پہنچے یہاں انکا قیام دس روز تک رہے گا ۔ اس کے بعد وہ ہوائی جہاز کے ذریعہ امریکہ روانہ ہو جائیں گے ۔ جہاں وہ مستقل سکونت اختیار

سچا مذہب وہی ہے جسکی قبولیت کا نور ہر زمانہ میں ظاہر ہو

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

“میں سچ سچ کہتا ہوں ۔ کہ تمام مذہبوں میں سے سچ پر قائم وہی مذہب ہے ۔ جس پر خدا کا ہاتھ ہے ۔ اور وہی مقبول دین ہے ۔ جس کی قبولیت کے نور ہر ایک زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں ۔ یہ نہیں ۔ کہ پیچھے رہ گئے ہیں ۔ سو دیکھو میں گواہی دیتا ہوں ۔ کہ وہ روشن مذہب اسلام ہے ۔ جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شامل ہیں ۔ کیا ہی بزرگ قدر وہ رسول ہے ۔ جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے ۔ جس کی محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے تب ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں ۔ اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں ۔ زندہ خدا کا مزہ ہم اسی راہ میں دیکھتے ہیں ۔ باقی سب مردہ پرستیاں ہیں ۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم صہ ۹۴)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا مکتوب

مصری اخبار "الیوم" کے نام

یا ایھا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسقٌ بنباءٍ فتبیّنوا ان تصیبوا قوماً بجھالۃٍ فتصبحوا علیٰ ما فعلتم نٰدمین

مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار "الیوم"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے اخبار مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۲ء میں مکرم شیخ حسنین محمد مخلوف مفتی دیار مصریہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اور اس میں لکھا ہے کہ احمدیوں میں کچھ غالی ہیں۔ اور کچھ معتدل۔ غلو کرنے والے وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ اور انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ شاید ظفر اللہ خان ان لوگوں میں سے ہیں جو غالی نہیں ہیں۔ میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ ہونے کے اور بحیثیت اس کے کہ ظفر اللہ خان بھی میرے اتباع میں سے ہیں سب سے زیادہ اس بات کا حق رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کو عموماً طور پر اور ظفر اللہ خان کے عقائد کو بحیثیت اپنے تلمیذ کے خصوص طور پر بیان کردوں۔ پس میں یہ مضمون آپ کی طرف اس درخواست کے ساتھ بھجوا رہا ہوں کہ آپ اس مضمون کو اپنے اخبار میں شائع کردیں۔ تاکہ لوگوں کو تصویر کا دوسرا رخ بھی معلوم ہو جائے۔ چونکہ آپ کا اخبار سیاسی اور عام امور کے ساتھ تعلق رکھنے والا اخبار ہے۔ میں مذہبی تفاصیل میں نہیں جاؤں گا۔ صرف واقعات اور عقائد کے بیان تک محدود رہوں گا۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ تا کسی شخص کو یہ شبہ پیدا نہ ہو۔ کہ انہوں نے اپنے عقیدہ کی دلیل نہیں بیان کی۔ جس شخص کے دل میں دلیل اور توجیہہ معلوم کرنے کا شوق ہو۔ وہ براہ راست مجھے خط لکھ کر ان سوالات کا جواب حاصل کرسکتا ہے۔ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں۔ میں مفتی مصر کی شخصیت کا پورا احترام کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کاش آپ اپنا اعلان شائع کرنے سے پہلے مجھ سے یا ظفر اللہ خان سے پوچھ لیتے کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے عقیدہ کسی شخص کا وہی ہوسکتا ہے۔ جو وہ خود بیان کرتا ہے۔ کسی دوسرے شخص کا حق نہیں کہ وہ کسی شخص کی طرف اپنی طرف سے عقیدہ نکال کر منسوب کرے۔ یہ دعوے کہ احمدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے۔ یہ محض احمدیوں کے دشمنوں کا پروپیگنڈا ہے۔ ہم اس عقیدہ کے قائل ہیں۔ رضینا باللہ ربًا وبمحمد رسولاً وبالاسلام دینا۔ ہم قرآن شریف کو سورۂ فاتحہ کی بسم اللہ کی ب سے لے کر سورہ والناس کی آیت من الجنۃ والناس تک تمام کا تمام صحیح محفوظ اور ابدالآباد تک قابل عمل سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کی سورۂ احزاب میں صاف طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت آتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ قرآن مجید میں نسخ کا قائل تو شائد یہ کہہ دے۔ کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ مگر ہم تو قرآن مجید کے بین الدفتین کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جو بھی اس میں ہے وہ قابل عمل ہے۔ اور اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں اور خاتم النبیین تو عقائد میں سے ہے۔ اور عقائد و واقعات کے متعلق تمام ائمہ اہلسنت کا اتفاق ہے کہ ان میں ناسخ و منسوخ کا قاعدہ جاری نہیں پس کسی صورت میں بھی ممکن نہیں کہ ہم خاتم النبیین کے منصب کے منکر ہوں۔ جو شخص اس منصب کا منکر ہوگا اسے لکن رسول اللہ کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ دونوں منصب ایک اُمّت میں اکٹھے کئے گئے ہیں۔ یہ وہ عقیدہ ہے جو ہم بیان کرتے ہیں۔ اور یہ وہ عقیدہ ہے جس کو ہم دل میں یقین کرتے ہیں۔ ہم اسی عقیدہ پر انشاءاللہ زندہ رہیں گے اسی عقیدے پر مریں گے۔ اور اسی پر انشاء اللہ اٹھائے جائیں گے۔ اگر میں اپنے اس بیان میں جھوٹ سے یا اخفاء سے یا توریہ سے کام لے رہا ہوں تو میں اللہ تعالے سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے وعدے کو میرے حق میں جاری کردے۔ اور اگر میں اور میری جماعت اس عقیدے کے اظہار میں سچ سے کام لے رہے ہیں۔ تو میں الزام لگانے والے کے لئے بد دعا نہیں کرتا میں خدا تعالے سے یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ سچ اس کی زبان پر جاری کرے۔ اور سچ اس کے دل میں قائم کرے۔ اور اسے توفیق بخشے۔ کہ وہ کونوا مع الصادقین کے ارشاد پر عمل کرنے والا ہو۔

اے اہل مصر! آپ کی تہذیب بہت پرانی ہے آپ کا تمدن بہت قدیم ہے۔ جس کا کچھ حصہ تاریخی زمانے سے بھی پہلے کا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اتنی پرانی تہذیب اور پرانے تمدن کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ایک ایسی قوم پر الزام نہ لگنے دیں۔ جو آپ کے ملک سے سینکڑوں میل دور بیٹھی ہے۔ اور جو ان الزاموں کے دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتی جو اس کے پس پشت اس پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ میرا یہ بیان بھی مصر کے کسی اخبار میں شائع ہوسکے گا یا نہیں۔ لیکن میں اس یقین کے ساتھ اس بیان کو بھجوا رہا ہوں کہ مصر کی روح انصاف مقامی اور ذاتی حد بندیوں سے آزاد ہوکر ضرور اس آواز کو اپنے اہل ملک تک پہونچا دے گی۔ جو صرف ایک تکلیف دہ الزام سے اپنی برأت کرنا چاہتی ہے۔ مفتی صاحب کے مضمون کے ساتھ بعض اور مضامین بھی مصر کے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ جن میں یہ کہا گیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ نے کوئی نیا قبلہ بنایا ہے اور یہ کہ جماعت احمدیہ اپنے آپ کو کسی اور نبی کا امتی قرار دیتی ہے۔ میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ دونو باتیں بالکل اتہام ہیں۔

ہم مکہ مکرمہ میں واقعہ کعبہ کو ہی اپنا قبلہ سمجھتے ہیں۔ قادیان کے احترام کرنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ ہمارا قبلہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے سینکڑوں مقامات قابل احترام ہیں۔ ہم سب لوگ بیت المقدس کو محترم سمجھتے ہیں۔ کیا بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے؟ اہل مصر خصوصاً اور سب مسلمان عموماً ازہر کو علوم اسلامیہ کی تعلیم و تدریس کا ایک بڑا مرکز سمجھتے ہیں۔ اور اس کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ کیا اہل مصر اور ہم لوگ ازہر کو اپنا قبلہ سمجھتے ہیں؟ قبلہ تو وہ ہے جس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی جائے۔ اور ہم سب نماز خانہ کعبہ کی طرف مونہہ کرکے پڑھتے ہیں۔ اور اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح قرآن حدیث اور سنت نے بیان کیا ہے۔ خانہ کعبہ کا ہم حج کرتے ہیں۔ میں نے بھی خانہ کعبہ کا حج کیا ہے۔ اور دوسری دفعہ حج کرنے کی خواہش رکھتا ہوں پس یہ ہرگز درست نہیں کہ ہم خانہ کعبہ کے سوا کسی اور مقام کو قبلہ قرار دیتے ہیں۔ اسلام کا قبلہ اور ہمارا قبلہ وہی ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے قرآن مجید میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اور قیامت تک وہی قبلہ رہے گا۔

اسی طرح یہ امر بھی درست نہیں ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کا امتی اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ کا دعوےٰ تھا کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ اور اس پر فخر کرتے تھے۔ تو پھر ہم لوگ کس طرح کسی اور کے امتی ہوسکتے ہیں۔ خدا تعالے کے فضل سے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی امتی ہیں۔ اور ہمارے سلسلہ کے بانی بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی تھے۔ اور ان کے دعوے کے مطابق انہیں جو کچھ ملا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی وجہ سے ہی ملا پس ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ اور اسی مقام پر زندہ رہنا چاہتے ہیں اور اسی مقام میں مرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی مقام پر دوبارہ اٹھنا چاہتے ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہؑ فرماتے ہیں ؎

وموتی بسُبل المصطفیٰ خیر میتۃ
فان فزتھا فاحشرن بالمقتدیٰ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں میری موت بہترین موت ہے۔ اگر میری یہ آرزو پوری ہوئی تو مجھے اپنے پیشوا کے ساتھ ہی اٹھایا جائے گا۔

انا نطیع محمداً خیر الوریٰ
نور المھیمن دافع الظلماء

ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جو تمام جہان سے بہتر ہیں فرمانبرداری کرتے ہیں۔ آپ دنیا کی حفاظت کرنے والے خدا کے نور ہیں۔ اور تمام اندھیرے آپ کی بدولت دور ہوتے ہیں۔

اور جو کچھ اس کے خلاف ہمارے متعلق کہتا ہے وہ ہم پر ظلم کرتا ہے۔ خدا تعالے اس پر رحم کرے اور خدا تعالے اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کی قبیح عادت سے بچائے۔

ہمارے متعلق یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہم جہاد کے منکر ہیں۔ یہ درست نہیں۔ جہاد کا حکم قرآن کریم میں ہے۔ اور قرآن کریم ہمارے نزدیک غیر منسوخ ہے پھر ہم جہاد کو کس طرح منسوخ کرسکتے ہیں۔ جہاد کے متعلق ہم نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بعض ہندوستانی ملاؤں کے عقیدہ کے خلاف لکھا ہے۔ جن کے نزدیک اکا دکا غیر مسلم مل جائے تو اسے قتل کردینا یا جبراً کسی سے کلمہ پڑھوا لینا۔ یا اپنی ہمسایہ قوموں سے بلا کسی ظہور فساد کے لڑنا جہاد کہلاتا ہے۔ اس عقیدے سے اسلام دنیا میں بدنام ہورہا ہے۔ اور بدنام ہوچکا ہے مصر کے تمام بڑے مصنف جہاد کی اس تشریح میں ہم سے متفق ہیں۔ ہمارے نزدیک جو جہاد قرآن کریم میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بغیر کوئی آزاد قوم دنیا میں محفوظ نہیں رہ سکتی۔ مذہبی اور سیاسی طور پر ان شرائط کے ساتھ ظالم سے لڑنا جو قرآن مجید نے بیان کئے ہیں ایک ایسا ضروری امر ہے کہ جس کے بغیر حریت ضمیر اور حریت بلاد قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ ہم اس جہاد کے صرف قائل ہی نہیں بلکہ اس پر فخر کرتے ہیں۔ ہم تو بربریت اور خونریزیت کے مخالف ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ

ہماری طرف یہ بھی منسوب کیا گیا ہے کہ ہم تناسخ کو مانتے ہیں۔ اور شائد یہ عقیدہ اس امر سے مستنبط کیا گیا ہے کہ ہم بانی سلسلہ کو مسیح کہتے ہیں یہ الزام بھی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ ہم تناسخ کے منکر ہیں۔ اور خود بانی سلسلہ نے تناسخ کے عقیدہ کا اپنی کتابوں میں ردّ کیا ہے۔ ہمارا عقیدہ صرف یہ ہے کہ مسیح موعود جس کی آمد کی خبر انجیلوں میں دی گئی ہے۔ یا حدیث میں ہے۔ اس سے مراد وہ مسیح ناصری نہیں ہے جس کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک

فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ بلکہ جیسا کہ مسیح نے خود یوحنا کو ایلیا کا نام دیا ہے۔ اسی طرح ہمارا عقیدہ ہے کہ اس امت میں سے عیسائیت کے غلبہ کے وقت میں ایک ایسا شخص کھڑا ہوگا۔ جو اسلام کی طرف سے عیسائیت کے ساتھ علمی و روحانی جنگ لڑے گا۔ نہ یہ کہ مسیح کی روح اس میں حلول کر جائیگی

ایک بات ہماری طرف یہ بھی منسوب کی گئی ہے۔ کہ ہم ہندوستان کو فتح کر کے ساری دنیا کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ مجھے تعجب ہے کہ ایک تعلیم یافتہ آدمی کو ہماری طرف یہ بات منسوب کرنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے ہاں یہ پیشگوئیاں موجود ہیں۔ کہ ہم پھر قادیان میں اکٹھے ہوں گے۔ لیکن یہ بات تبلیغ سے بھی ہوسکتی ہے۔ اور یہ بات پاکستان اور ہندوستان کے باہمی سمجھوتہ سے بھی ہوسکتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** مفسرین کہتے ہیں۔ کہ یہ آخری زمانہ کے متعلق ہے۔ کیونکہ جمیع ادیان پر غلبہ پہلے کسی زمانہ میں نہیں ہوا۔ تو کیا ان آیات کے یہ معنے کئے جائیں۔ کہ مصر شام یا سعودی عرب یا پاکستان یا کوئی اور اسلامی مملکت یہ ارادہ کر رہی ہے کہ بارس یا دی چین جاپان روس۔ اور جرمنی پر حملہ کر کے انہیں فتح کریں گے۔ اور ساری دنیا میں اسلام کو غالب کر دیں گے۔ خدا تعالےٰ نے اسلام کے متعلق ایک خبر دی ہے اور مسلمان اس پر یقین رکھتے ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی دوسری اقوام پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں کرتا۔ وہ اس خبر کے پورا ہونے کی تفصیلات کو خدا تعالےٰ پر چھوڑ دیتا ہے اسی طرح قادیان میں احمدیوں کے لئے آزادی حاصل ہونے کی پیشگوئی موجود ہے۔ لیکن وہ ہوگی انہی ذرائع سے جو قرآن مجید کے نزدیک جائز ذرائع ہیں۔ اور قرآن کریم کسی ایسی قوم کو دوسرے ملک سے لڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جس کے پاس حکومت نہیں وہ اسے فساد قرار دیتا ہے۔ پس ہمارا کوئی ایسا ارادہ نہیں۔ اور ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسے مجانین نہیں جو اس قسم کے خیالات کو اپنے دل میں جگہ دیں۔ ہم یہ جائز نہیں سمجھتے کہ بغیر اس کے کہ غیر قومیں ہم سے لڑیں۔ ہم ان سے خود ہی جنگ شروع کر دیں۔ یہ مغربی حکومتوں کا حصہ ہے اور انہی کو مبارک رہے۔ اسلام نے کبھی بھی اپنی حکومت کے زمانہ میں اپنے کمزور ہمسایہ پر دست درازی نہیں کی۔ وسطی اور جنوبی افریقہ کے وسیع علاقے اس بات کے شاہد ہیں کہ شمالی افریقہ میں باقاعدہ حکومتیں قائم تھیں۔ جو اسلام سے ٹکرائیں اور اسلام ان سے ٹکرایا۔ لیکن اسلام کے لشکر جب ان حدود تک پہنچے۔ جہاں پر مخاصم حکومتوں کی حدیں ختم ہوتی تھیں۔ اور کمزور قبائل کے علاقے شروع ہونے تھے۔ وہاں وہ ٹھہر گئے۔ اور انہوں نے جنگ بند کر دی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے۔ تو آج یورپین لوگوں کے نئی افریقن کالونیز کے بنانے کی گنجائش نہ رہتی۔ وسطی اور جنوبی افریقہ کی کونسی طاقت تھی۔ کہ جس نے مسلمانوں کے ان لشکروں کو روکا جنہوں نے روس ہسپانیہ فرانسیسی اور اطالوی منظم لشکروں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔ وہ اسلام کی منصفانہ عادلانہ اور رحیمانہ تعلیم ہی تھی۔ جس نے یہ عظیم الشان معجزہ دنیا کو دکھایا۔ اور جس کی بدولت اب مسلمان ہر سیاسی مجلس میں یورپ اور امریکہ کے سیاسی لوگوں کے سامنے اپنا سر اونچا رکھ سکتا ہے۔

مضمون ختم کرنے سے پہلے میں عرب اور مصر کے پریس کو ایک خاص ذمہ واری کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ ایک لمبے افتراق کے بعد اکثر مسلمانوں میں اتحاد کا جوش پیدا ہو رہا ہے۔ پاکستان سے عرب ممالک اور مصر نے جس ہمدردی کا سلوک کیا ہے۔ یا عرب اور اسلامی امور سے جس ہمدردی کا ثبوت پاکستان نے دیا ہے وہ اس زمانہ کی خوشگوار ترین باتوں میں سے ہے مگر مذکورہ بالا امر کی اشاعت نے جماعت احمدیہ ہی نہیں پاکستان کے رستہ میں مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ اس مضمون کی بناء پر جو سر تا پا غلط ہے ہندوستان پاکستان پر الزام لگا سکتا ہے۔ کہ اس میں رہنے والی بعض جماعتیں ہندوستان پر حملہ کرنے کے خواب دیکھ رہی ہیں۔ ہم بتا چکے ہیں کہ یہ الزام سو فی صدی غلط ہے۔ مگر ہندوستان کا متعصب عنصر اس الزام سے ضرور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ اور پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کریگا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ الزام ایک جماعت پر ہے نہ کہ پاکستان پر۔ کیونکہ ہندوستان کا متعصب گروہ کہے گا کہ جس امر کی اطلاع مصر کے ایک نامہ نگار کو مل گئی۔ پاکستان کی حکومت کو اس کی کیوں اطلاع نہ ملی ہوگی۔ دوسرے وہ کہیں گے کہ جس جماعت پر یہ الزام ہے پاکستان کا وزیر خارجہ اس کا ممبر ہے۔ پس وہ اس سے ناواقف نہیں ہو سکتا۔ ان حالات میں ایک نامہ نگار کی خواب پریشاں پاکستان کے لئے کتنی مشکلات اور بدنامی کی صورت پیدا کر سکتی ہے۔ اور کیا یہ ظفر اللہ خاں کی خدمات اسلام کا اچھا بدلہ ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ علاوہ اس کے کہ یہ جھوٹ ہے۔ یہ ایک وفادار دوست پر ناواجب حملہ بھی ہے۔ جسے مصر کا غیور مسلمان یقیناً برداشت نہیں کرے گا۔ اس کوشش کے بعد جو عرب اور مصر نے پاکستان کی مملکت کے استحکام کے لئے کی۔ ایسی آواز کا اٹھنے دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ **کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا**

میں اس دعا پر اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ تمام مسلمان ممالک کو اس لمبی نیند سے بیدار ہونے کی توفیق بخشے۔ جس میں وہ مبتلا تھے۔ اور اغیار کے تصرفات سے ان کو آزاد کرے۔ اور مسلمان کی اس شان کو بحال کرے۔ جو اسے گزشتہ زمانہ میں حاصل تھی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ عزت اسے عطا کرے۔ اللھم آمین

مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۵۲ء

احمدیوں کے خلاف غلط پروپیگنڈا

میاں ممتاز محمد خان دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور صدر صوبہ مسلم لیگ نے اپنی حضوری باغ والی تقریر میں بقول "آفاق" یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

> قادیانی افسروں نے اپنے طبقہ کے لوگوں کے ساتھ ناجائز رعایتیں کیں۔ محض "مرزائیت" کی بناء پر الاٹمنٹیں بھی ہوئیں۔ انہوں نے اپنی سرکاری پوزیشن کا ناجائز استعمال کیا" (آفاق ۲ ستمبر ۵۲ء)

افسوس ہے کہ یہ تمام باتیں وہی ہیں جو احراری اپنی تقریروں اور تحریروں میں بلا ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں۔ آزاد اخبار اور بعض دوسرے احراری اخبارات نے یہ باتیں بیسیوں دفعہ نہیں پچاسوں دفعہ شائع کی ہیں۔ مگر آج تک کوئی ٹھوس مثال نہ تو کسی ناجائز رعایت کی بنیاد پر کسی الاٹمنٹ کی اور نہ کسی احمدی افسر کے اپنے سرکاری پوزیشن کو ناجائز استعمال کرنے کی پیش کر سکے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ احراریوں نے اس قسم کے جھوٹے الزامات احمدیوں پر لگائے۔ جو بعد تحقیقات غلط ثابت ہوئے۔ اور حکومت نے بعض نہایت اعلیٰ احمدی افسروں پر ایسے جھوٹے الزامات کے غلط ثابت ہونے پر بھی تردید تک شائع کرنی مناسب نہیں سمجھی۔

اس کے برخلاف احمدی افسروں کی دیانتداری کی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ اور ہر سرکاری محکمہ میں جہاں کوئی احمدی کام کرتا ہے۔ اکثر نہ صرف وہ اپنا کام نہایت محنت اور دیانت داری سے سرانجام دیتا ہے۔ بلکہ بہت ہی کم ایسا واقعہ ہوا ہوگا کہ کسی برسر اقتدار احمدی پر یہ الزام لگایا گیا ہو۔ کہ اس نے اپنے ہم خیالوں کے ساتھ ناجائز رعایت کی ہے۔ یا محض "مرزائیت" کی بنیاد پر ناجائز الاٹمنٹ کی ہے۔ یا اپنی سرکاری پوزیشن کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہو۔

یہی نہیں بلکہ ایسی بے شمار مثالیں ہیں کہ احمدی محض احمدی ہونے کی وجہ سے سرکاری محکموں میں اپنے جائز حقوق سے محروم کئے گئے۔ اور انہوں نے صبر و شکر کے ساتھ اس کو برداشت کیا۔

کیا جناب وزیر اعلیٰ وزیر آباد کا واقعہ بھول گئے ہیں۔ کیا احمدیوں کو محض اعتقاد کی خاطر ملازمت سے محروم نہیں کیا گیا۔ اگر جناب وزیر اعلیٰ تحقیقات فرمائیں تو ان کو معلوم ہوگا۔ کہ نہ صرف آج ہی بلکہ شروع سے ہی جہاں کوئی متعصب افسر ہوتا ہے۔ احمدیوں کو محض ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے تنگ کیا جاتا ہے۔

افسوس ہے کہ انہوں نے بغیر کسی تحقیقات کے محض احراریوں کے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر ایسی باتیں فرما دی ہیں۔ کہ جو نہ صرف احمدی افسروں اور حکومت کے احمدی کارکنوں کے حق میں ضرر رساں ہیں۔ بلکہ پاکستان کی سالمیت پر بھی اثر انداز ہوسکتی ہیں۔ باقی باتوں کو جانے دیجئے۔ چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کے خلاف جو پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اور جو باتیں ان کے خلاف کہی جاتی ہیں۔ کیا ان میں سے احراری مولوی ایک بات بھی صحیح ثابت کر سکتے ہیں؟

چوہدری صاحب کے متعلق کتنی افواہیں پھیلائی گئیں۔ بے شک حکومت نے ان افواہوں پر اعتبار نہیں کیا۔ مگر کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ حکومت نے اپنے وزیر خارجہ کے متعلق ایسی غلط افواہیں پھیلانے کا ابھی تک کوئی موثر سدباب نہیں کیا۔

لطف یہ ہے۔ کہ جن باتوں کی حکومت نے تردید بھی کر دی ہے۔ وہی غلط باتیں ابھی تک احراری اور روزنامہ زمیندار بلا خوف و خطر پھیلا رہا ہے۔ مگر حکومت بالکل خاموش ہے۔ ہمیں نہایت سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ایک مذہبی عقیدہ کے متعلق پبلک تقریر میں صوبہ کا ذمہ دار ترین شخص ایسے الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ جو نہ صرف ایک فرقہ کے خلاف عوام میں غلط فہمیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ بلکہ جو شاید مرکزی حکومت کے اس اعلان کے بھی مطابق نہیں۔ جو ابھی حال میں اس نے وزراء اور سرکاری افسروں کے متعلق کیا ہے۔

اس وقت "ختم نبوت" کے متعلق اظہار رائے کا کوئی موقعہ نہیں تھا۔ بطور صدر صوبہ مسلم لیگ آپ اپنے خیالات کا اظہار کونسل میں فرما چکے تھے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ضروری بھی تھا۔ تو اس کا اظہار اس طرح نہیں ہونا چاہیئے تھا کہ ایسا معلوم ہو کہ گویا آپ اپنے عقیدہ کی تبلیغ فرما رہے ہیں۔ اگر مرکزی حکومت کا اعلان نہ بھی ہوتا صوبہ کی ذمہ دار ترین شخصیت کے لئے پھر بھی ایسا انداز کلام موزوں نہیں سمجھا جا سکتا جس سے کسی عقیدہ کے لوگوں کو تقویت حاصل ہوتی ہو خاص کر وہ لوگ جو اسی عقیدہ کی بناء پر کسی مذہبی فرقہ کے خلاف ملک میں منافرت پھیلا رہے ہوں یہاں تک کہ بعض مقامات پر قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے تک نوبت پہنچ چکی ہے۔

کل ہم نے "ختم نبوت" کے متعلق مسلمانوں کا صحیح عقیدہ ان کالموں میں پیش کیا ہے۔ مگر احراری اور مودودیئے نہ صرف مسلمانوں کی طرف اپنا من مانا غلط عقیدہ منسوب کرتے ہیں اور احمدی مسلمانوں کے خلاف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے خاتم النبیین مانتے ہیں۔ ملک میں منافرت پھیلا رہے ہیں بلکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے "ختم نبوت" کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ بظاہر الفاظ ان گروہوں کے غلط پروپیگنڈا کی تائید پر محمول کیا جا سکتا ہے اور اس طرح نہ صرف مسلم لیگی حلقوں بلکہ سرکاری محکموں کی فضا بھی خراب تر ہو سکتی ہے اور ان میں بھی وزیر آباد جیسے واقعات ہو سکتے ہیں اور خدانخواستہ اگر محکموں میں فرقہ پرستی کا مرض بڑھ گیا تو انجام معلوم

شذرات

توحید کے وعظ سے احتجاجاً دستبرداری

جولائی ۳۵ء میں احراری اخبار "مجاہد" نے اعلان کیا تھا:-

"ہمارے رہنماؤں کو قادیان آنے سے حکماً روک دیا گیا ہے۔ اس لئے حکومت کے اس غیر منصفانہ رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر آج جمعہ نہیں پڑھا جائیگا۔"

(بحوالہ شباب ۵ر اگست ۳۵ء)

خیر یہ تو ایک پرانی بات ہے۔ ابھی حال ہی میں پرانا قلعہ راولپنڈی کے ایک خطیب صاحب نے گجرات میں تقریر فرمائی ہے۔ اور اس میں احتجاج کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:-

"میرے جیسا انسان جو کہ مسئلہ توحید کے بیان کے بغیر ایک لمحہ نہیں گذار سکتا۔ پہلے بھی اور آج پھر اس جلسہ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں اس فتنۂ مرزائیت کے دَور میں کبھی توحید پر تقریر نہیں کروں گا اس وقت تک کہ ہمارے کان میں آواز آئے۔ کہ ظفر اللہ مرزائی کو وزارت خارجہ سے اتار دیا گیا۔ اور مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا گیا۔" (آزاد ۲۰ر اگست ۵۲ء)

ہمارے خیال میں احتجاج کے طور پر صرف توحید کا وعظ بند کر دینا ہی کافی نہیں۔ بلکہ جب تک حکومت یہ مطالبات تسلیم نہ کرے۔ نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ سب کچھ بطور احتجاج ترک کر دینے چاہئیں۔ بلکہ اگر خطیب صاحب اس وقت تک مسلمان کہلانا بھی ترک کر دیں۔ تو شاید حکومت پر زیادہ دباؤ پڑے۔ اور مطالبات جلد ہی قبول کر لئے جائیں۔

حکومت کی بے نیازی

احراری لیڈر (دروغ برگردنِ راوی)

مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے لائل پور کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:-

مجھے ایک مسلمان نے بتایا ہے۔ کہ جب وہ رات کے وقت "وظیفہ عشق" ادا کرنے کے بعد واپس گھر آنے کے لئے باہر نکلا۔ تو طوائف نے پوچھا کہ مرزائیوں کے متعلق مطالبات کا کیا بنا ہے؟ میں نے عرض کی جناب کو اس سے کیا تعلق؟ اس پر اس نے نہایت جوش سے کہا۔ کہ کیا میں خاتم النبیین کے معتقدوں میں شامل نہیں ہوں؟

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد احراری لیڈر نے نہایت درد انگیز لہجہ میں فرمایا:-

مسلمانو! دیکھا۔ ہماری تحریک کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ مگر افسوس ہماری اسلامی حکومت کے سر پر جوں تک نہیں رینگی ....

ہم بھی حکومت کو توجہ دلاتے ہیں کہ اگر یہ گٹھ جوڑ علماء اور ز( ) کا پورا ہو گیا۔ تو فحش کے اڈوں کا مٹانا مشکل ہو جائیگا۔

مودودیوں کو ہماری کشتی میں سوار کر دیا گیا

سہارنپور سے ایک پوسٹر ہمیں ملا ہے۔ جس پر ہندوستان کے تمام مقتدر علماء (مثلاً مولانا حسین احمدؒ صاحب مدنی۔ مولانا فخر الحسن صاحب۔ مولانا اعزاز علی صاحب۔ مولانا کفایت اللہ صاحب اور دیگر اکابرین دیوبند۔ بریلی علی گڑھ۔ رام پور اور فرنگی کے دستخط ثبت ہیں۔ اور اس میں مسلمانوں سے کہا گیا ہے:-

"مودودی جماعت اپنے اسلاف (یعنی مرزائی) سے بھی مسلمانوں کے دین کے لئے زیادہ ضرر رساں ہے مودودیوں نے شہد میں زہر ملا کر مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ شرعاً اس جماعت میں حصہ لینا ہرگز جائز نہیں۔ مودودی خیال کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ (تحریمی واجب الاعادہ) ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس فتویٰ کو غور سے پڑھیں۔ اور فتنہ مودودیت جو اسلامی جماعت سے مشہور ہے اپنے ایمان کو بچائیں۔"

(المشتہر سید شفیق الرحمٰن صاحب سہارنپور)

مودودی جماعت جو کل تک ہم سے الگ سفر کر رہی تھی۔ آج ہماری کشتی میں سوار کر دی گئی ہے۔ اور اسے جلد یا بدیر یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ آیا وہ اس کشتی کے ساحل تک سلامتی سے پہنچنے کی آرزومند ہے۔ یا اس کی غرقابی کا تصور کر کے خود کو نذرِ طوفان کرنا چاہتی ہے۔

محافظ ختم نبوت خدا ہے مولوی نہیں

ایک روشن خیال ایڈیٹر لکھتے ہیں:-

"جس طرح اللہ آج تک اپنے گھر کی خود حفاظت کرتا آیا ہے۔ اسی طرح وہ اپنے انسانوں کو دیئے ہوئے ضابطہ حیات کی جو کہ کلام پاک کی شکل میں ہے اپنی خود حفاظت کرے گا۔ اور رسول و خاتم النبیین کے القاب جب خداوند تعالےٰ نے خود عطا فرمائے تھے تو وہ حفاظت بھی ان کی خود ہی کرے گا۔ ہمیں مسلمان بننے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔" (صدائے لیاقت ۲۴ر اگست ۵۲ء)

احرار کے علاوہ کوئی اور "محافظ ختم نبوت" ہونے کا مدعی ہوتا۔ تو اس حقیقت افروز بیان کی بدولت اپنے اس دعوےٰ سے ہی تائب ہو جاتا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ احراری حضرات کے خیال میں خدا تعالےٰ نعوذ باللہ ریٹائر ہو چکا ہے۔ اور حفاظت کا سارا بوجھ انہیں ہی برداشت کرنا پڑیگا۔ حالانکہ اگر وہ "ختم نبوت" کی حفاظت کے بجائے اپنے اسلام و ایمان کی ہی حفاظت کرتے رہیں۔ تو بھی بڑی سعادت ہے۔

سادات کا پستول

چند دن ہوئے۔ جناب میکش صاحب و

مودودی صاحب نے کہا تھا۔ کہ ربوہ ضلع جھنگ کے لئے ایک تنا ہوا پستول ہے۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک اخبار نے لکھا ہے:-

"ربوہ کے مرزائیوں کو سامنے رکھ کر آپ جو پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ اور ربوہ کا تنا ہوا پستول تو شاید کب چلے۔ لیکن ضلع جھنگ کے سادات کے پستول دن رات چل رہے ہیں۔ سادات کی گولیوں سے زخمی جانگلی لوگ سیاسی، مالی۔ مذہبی اور اخلاقی طور پر جس پستی کی حد تک تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ اور ہو چکے ہیں۔ وہ ناقابل بیان ہے۔" (صدائے لیاقت ۲۴ر اگست ۵۲ء)

کیا میکش صاحب و مودودی صاحب "سادات کے پستول" سے زخمی ہونے والوں کی چیخ و پکار سن کر ارباب حل و عقد کو توجہ دلائیں گے۔ یا پستول کی آواز اور بدنصیبوں کے زخموں کے باوجود تماشائی ہی بنے رہیں گے؟

"افواہیں تصنیف کرنیوالوں کی حمایت

"صالحیتِ اسلامی" کا علمبردار "تسنیم" لکھتا ہے:

"سر ظفر اللہ کے متعلق ایک عرصے سے مسلمان مطالبہ کر رہے تھے۔ کہ انہیں ہٹا دیا جائے۔ ان کے اس مطالبے کے بارے میں اربابِ اقتدار کی خاموشی نے خواہ مخواہ افواہیں تصنیف کرنے میں مدد دی۔" (۱۹ر اگست)

فرماتے ہیں دفتر میں بیٹھ کر افواہیں تصنیف کرنے والوں کا قصور کوئی نہیں۔ قصور تو حکومت کا ہے۔ جو اگرچہ عملاً و قولاً چوہدری صاحب کی تائید کر رہی ہے۔ مگر ہر افواہ کی تردید میں وقت ضائع کرنا نہیں چاہتی۔ لہٰذا اب جبکہ "افواہیں تصنیف" کرنے والے حضرات "جماعت اسلامی" کے ظل حمایت میں آ چکے ہیں۔ انہیں بے کھٹکے اپنی مہم جاری رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ آخر حکومت کس کس افواہ کی تردید کرتی پھریگی۔

وفد پر جادو ہو گیا

۱۹ر اگست کو زمیندار نے موٹی سرخی سے

یہ خبر شائع کی کہ:-

"مجلس عمل کا وفد کراچی سے مطمئن واپس آیا ہے"

مگر دوسرے دن جب ارکانِ وفد دوبارہ اکٹھے ہوئے تو انہیں یکدم معلوم ہوا۔ کہ "وفد کے میمورنڈم کے جواب میں وزیر اعظم پاکستان نے مسلمانانِ پاکستان کے تینوں مطالبات کے متعلق کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔" (زمیندار ۲۰ر اگست)

ہم حیران ہیں۔ کہ جب "مسلمانان پاکستان" کے مطالبات کا کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا گیا۔ تو مجلس کا وفد کراچی سے لاہور تک مطمئن کیسے پہنچا؟ اور اگر وفد لاہور تک مطمئن واپس آیا تھا۔ تو سورج کے طلوع ہوتے ہی یہ اطمینان بے اطمینانی میں کیسے تبدیل ہو گیا؟

بعض لوگوں نے تو کہہ دیا ہے۔ کہ یہ ایک "میڈیکل کیس" ہے۔ مگر کیا یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے بنگالی وزیر اعظم نے وفد پر جادو کر دیا ہو؟

"زمیندار" کا شکوہ

"زمیندار" نے شکوہ کیا ہے۔ کہ:-

"ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر ایک اسلامی مملکت میں مرزائی اپنے عقائد باطلہ کی تبلیغ کرتے پھریں تو اسے تخریب و انتشار سے تعبیر نہیں کیا جاتا۔ اگر کوئی صحیح العقیدہ مسلمان اس فتنہ کو روکنے کی سعی کرے۔ تو اسے منافرت قرار دیا جاتا ہے۔" (۱۹ر اگست ۵۲ء)

دوسری طرف "صحیح العقیدہ مسلمانوں" کے متعلق لکھتا ہے:-

"فرزندانِ توحید کے جوش و خروش کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پے در پے اپیلیں کرنے کے باوجود ان کو اکثر مقامات پر بے قابو ہونے سے نہیں روکا جا سکا۔" (۲۱ر اگست ۵۲ء)

امید ہے زمیندار کی سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ کہ منافرت اور انتشار "بے قابو" ہونے کا نام ہے۔ تبلیغ کرنے کا نام نہیں۔

"اسلامی ادب" کا شاہکار

مولانا نعیم صدیقی صاحب

نے لائل پور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہمارا دستور اب تک نہیں بنا۔ حالانکہ اگر انہیں اسلامی دستور بنانا ہوتا۔ تو اس کا خاکہ علماء نے تیار کر دیا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی منافق دستور بنانا چاہتے ہیں۔ اور اس موقعہ کی تلاش میں ہیں۔ کہ جب قوم کو آسانی سے بیوقوف بنایا جائے۔ اور اس تاخیر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے **قلمی قحبہ گری کرنے والے نقاب پوش الورشید وجدانیوں اور محمد افضلوں کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں**۔" (تسنیم ۱۹ر اگست)

جماعت اسلامی کو چاہیئے۔ کہ وہ "اسلامی ادب" کے اس شاہکار" پر مولانا صدیقی کو "ادب اسلامی" کے قائد بنانے کا فی الفور ریزولیوشن پاس کرے۔ تا ان کی صلاحیتوں سے "اسلامی ادب" کے دوسرے تمام گوشے بھی اجاگر ہو جائیں۔

فتنۂ احرار اور مودودی صاحب

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے مطالعہ سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ خدا اور اس کے مقدس رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو فتنہ و فساد اور باہمی تفرقہ بازی سے بچنے کی بیحد تاکید فرمائی ہے۔ دنیا کی تاریخ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ ہر اس قوم کا نام و نشان مٹ گیا۔ جس نے جھگڑے فسادات اور انتشار کو اپنایا اور مسلمانوں پر بھی جب کبھی کوئی زوال آیا تو اس کی بہت بڑی وجہ بھی ان کی باہمی منافرت ہی تھی۔

ہمیں اس بات کا بیحد افسوس ہے کہ جب سے احراریوں نے جماعت احمدیہ کو سامنے رکھ کر پاکستان جیسی خداداد اور سب سے بڑی اسلامی مملکت میں انتشار پھیلانے کی ناپاک کوشش شروع کر رکھی ہے بڑے بڑے علماء کہلانے والے لوگ بھی خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کو پس پشت ڈال رہے ہیں اور ان قوموں اور بڑی بڑی سلطنتوں کے خوفناک حشر کو بھی نظر انداز کر رہے ہیں جو انتشار کے سیلاب میں بہہ گئیں اور آج صرف تاریخ کے اوراق میں لوگوں کو عبرت دلا رہی ہیں۔ بعض وہ دین کے ستون جماعت احمدیہ کی دشمنی میں ہر وہ طریق اختیار کر رہے ہیں جس سے اسلام نے بالصراحت روکا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی افواہیں پھیلانا اسلام کی تعلیم کی رو سے سراسر ممنوع ہے مگر یہ "ختم نبوت کے محافظ" اور "شریعت اسلامیہ کے حامل" آج جماعت احمدیہ کے اکابرین کی طرف غلط اور بے بنیاد باتیں منسوب کر کے سیدھے سادھے لوگوں کو مشتعل کرنا اسلام کی بہت بڑی خدمت تصور کر رہے ہیں۔ اسلام ایک حقیقت ہے اس کی اشاعت میں کسی قسم کے جھوٹ اور فریب کی احتیاج نہیں۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ وہ اپنے جھوٹ کے ذریعہ اسلام کی خدمت بجا لا رہا ہے وہ حقیقت میں بہت بڑی خود فریبی میں مبتلا ہے۔

ایک دنیا اس سے بخوبی واقف ہے کہ احراریوں کا نیک مقصد نہیں۔ نیک مقصد کے حصول کیلئے طریق کار کا بھی نیک ہونا ضروری ہے۔ مگر احراری جو کچھ کر رہے ہیں وہ دنیا کے مروجہ سیاسی نقطۂ نگاہ سے خواہ درست ہو مگر اسلامی تعلیم سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں۔ ان کے سامنے اسلامی خدمات یا مسلمانوں کی فلاح و بہبودی نہیں اور نہ پاکستان کے استحکام کا کوئی سوال ہے بلکہ وہ تو ملک میں انتشار پھیلا کر اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کرنے کے خواہاں ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے وہ "ختم نبوت" ایسے پاکیزہ اور خالص دینی مسئلہ کو صرف ایک سٹنٹ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ چنانچہ پچھلے سال جب احراریوں نے ختم نبوت کانفرنس کے نام پر دھاندلی مچائی تھی تو جماعت اسلامی کے اخبار "جہان نو" کراچی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:

> "خدا کے ان نیک بندوں سے کوئی پوچھے کہ کیا ختم نبوت سے ان کی مراد یہ ہے کہ اب کوئی نبی نہ آئے گا یا انہوں نے اس کا مفہوم یہ لیا ہے کہ اب وہ مقصد بھی ختم ہو گیا ہے جس کے لئے نبی دنیا میں تشریف لاتے رہے .... ہمیں تو شبہ ہوا کہ ختم نبوت کانفرنس کا مقصد مرزائیت اور دوسری جھوٹی نبوتوں کی تردید نہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اور دوسرے انبیاء کرام کی سچی نبوتوں کے خاتمہ کا اعلان تھا۔"

(جہان نو کراچی ۱۸ مئی ۵۱ء ص)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ خود جماعت اسلامی کے نزدیک بھی احرار کا تمام فتنہ اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے اور ان کی طرف سے پیدا کردہ مسئلہ ختم نبوت صرف ایک ڈھونگ ہے جس کے پردہ میں وہ اپنے سیاہ ماضی کو چھپا کر مسلمانوں کے سامنے آنا چاہتے ہیں اور اقتدار حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔

مگر ناظرین حیران ہوں گے کہ اسی جماعت اسلامی کے ہیڈ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب بھی اس وقت احرار کے ہمنوا بن رہے ہیں اور احرار کے پیدا کردہ اسی "مسئلہ ختم نبوت" میں جسے ان کی جماعت کے ایک اخبار نے سچی نبوتوں کے خاتمہ کے اعلان سے تعبیر کیا تھا احراریوں کے معاون اور مددگار بن رہے ہیں۔ آپ نے بھی حال ہی میں موجودہ رو میں بہہ کر اعلان کیا ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا سوال جماعت اسلامی کے مطالبات میں شامل کر دیا جائے۔ اس سے قبل ان کی جماعت کی طرف سے جو مطالبات حکومت پاکستان کے سامنے رکھے گئے تھے ان میں یہ مطالبہ شامل نہ تھا۔ مولانا مودودی صاحب یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ چونکہ اس سے قبل انہیں یا ان کی جماعت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے عقائد اور خیالات سے واقفیت نہ تھی اس لئے انہوں نے یہ مطالبہ نہ کیا اور اب جبکہ انہیں احمدیوں کے عقائد کا علم ہو گیا ہے اس لئے وہ ایسا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مودودی حضرات پہلے بھی جماعت احمدیہ کے عقائد اور خیالات سے آگاہ تھے اور انہیں خوب پتہ تھا کہ احمدی کس مسلک پر گامزن ہیں۔ مگر چونکہ احراریوں نے اس سوال کو اٹھا کر اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور مودودی حضرات کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں احمدیوں کے سوال کو آڑ بنا کر احراری پاکستان کی سیاست پر نہ چھا جائیں۔ اور ان کے ہیڈ مولانا مودودی صاحب کے پاکستان پر اقتدار حاصل کرنے کے خواب دھرے کے دھرے نہ رہ جائیں۔ اس لئے انہوں نے لہو لگا کر شہیدوں میں نام پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ جس رنگ میں اب اٹھایا گیا ہے اس کا مقصد سوائے سیاست کے اور کچھ نہیں اور ہر جماعت اور ہر پارٹی اس کو محض اس لئے اپنانے کی کوشش کر رہی ہے کہ کہیں دوسری پارٹی اس پر سبقت نہ لے جائے اور اسے سیاسی میدان میں شکست نہ دیدے۔

ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ مسئلہ ختم نبوت ایک نہایت پاکیزہ دینی مسئلہ ہے اور دینی مسائل کو ہنگامہ آرائیوں سے حل کرنا سراسر غیر اسلامی طریق ہے۔ کسی مسئلہ میں اختلاف سے متعلق اسلام نے جو تعلیم دی ہے وہ قرآن کریم کے الفاظ میں یہ ہے:-

فان تنازعتم فی شیء فردوہ
الی اللہ ورسولہ۔

یعنی اے مسلمانو! اگر تمہارے درمیان کسی بات کا جھگڑا پیدا ہو جائے تو اس کا یہ حل نہیں کہ تم ہنگامے بپا کر کے قوم میں انتشار پھیلاؤ بلکہ اس کا صحیح طریق یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول کے ذریعہ اس کا حل کرو۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے ایک مرتبہ اپنی عقل کی گھڑیوں میں خود بھی اسلام کی اسی تعلیم کو دہرایا تھا اور بیان کیا تھا کہ:-

> "قومی اتحاد اور فلاح و بہبودی کے لئے مسلمانوں کو تاکید کی گئی کہ آپس میں مخالفت سے بچیں۔ فرقہ بندی سے پرہیز کریں۔ کسی معاملہ میں اختلاف رائے ہو تو نیک نیتی کے ساتھ قرآن اور حدیث سے اس کا فیصلہ کرنے کی کوشش کریں۔ اگر تصفیہ نہ ہو سکے تو آپس میں لڑنے کی بجائے خدا پر اس کا فیصلہ چھوڑ دیں۔ قومی فلاح و بہبودی کے کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت کریں اپنی قوم کے سرداروں کی اطاعت کرتے رہیں۔ جھگڑے بپا کرنے والوں سے الگ ہو جائیں اور آپس کی لڑائیوں سے اپنی طاقت کو برباد اور اپنی قوم کو رسوا نہ کریں۔"

(رسالہ دینیات صفحہ ۱۱۰)

مولانا مودودی صاحب کا مندرجہ بالا ارشاد حقیقت پر مبنی ہے اور فی الواقعہ اسلام کی یہی تعلیم ہے مگر اقتدار کی بھوک بھی بہت بری بلا ہے۔ یہ انسان کو بالکل اندھا کر دیتی ہے۔ مولانا مودودی صاحب کو اس بھوک نے اس قدر پریشان کر دیا ہے کہ وہ اپنے بیان کردہ اصولوں کو بھی اپنے پاؤں تلے روندتے چلے جا رہے ہیں اور بجائے جھگڑا پیدا کرنے والوں سے الگ ہونے کے خود بھی ان کے معاون اور مددگار بن رہے ہیں۔

کیا ہم امید رکھیں کہ مولانا مودودی صاحب اور ان کے ہمنوا لوگ مندرجہ بالا اقتباس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے اور احرار کے موجودہ فتنہ پردازی کے پیش نظر اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کریں گے۔ ورنہ دنیا مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے متعلق یہ کہنے پر مجبور ہو گی۔ ؎

گفتار کا غازی یہ تو بنا
کردار کا غازی بن نہ سکا

درخواستہائے دعاء

— میرا چھوٹا پوتا عزیز سلطان احمد بعارضہ بخار وغیرہ بیمار ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ فضل کریم احمدی واٹرمین ریلوے اسٹیشن کامونکی

— میرا چھوٹا بچہ عزیزم سلطان احمد بعارضہ بخار سخت تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت اس کی مکمل صحت کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔

عبدالرحمن سیالکوٹی از موچی گیٹ لاہور

— میرے خاوند شیخ عبدالرحمن صاحب [illegible] کی صحت خراب رہتی ہے نیز میرا بچہ عزیزم سلیم احمد ناصر علیل رہتا ہے۔ ان دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالحفیظ خاں سلطان پورہ لاہور

— میرا بچہ عزیزم سلطان الٰہی بعمر اڑھائی سال بعارضہ بخار محرقہ بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

فضل الٰہی ارشد [illegible] شکارپور سندھ

— میری صحت ایک عرصہ سے سخت خراب رہتی ہے۔ علاوہ ازیں کئی ایک پریشانیوں سے دوچار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ہر حال میں میرا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ خاکسار (منشی) عبداللہ حال بمقام کوٹ عبداللہ ڈاکخانہ [illegible] روڈ ضلع تھرپارکر سندھ

— خاکسار کے والد بزرگوار قریشی محمد مرید احمد صاحب حال ڈسکہ سیالکوٹ عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد عبداللہ خاں لائنس نائک پاکستان کوئٹہ بلوچستان

سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا

نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتے روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

پس وہ دوست جو مئی تک اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکے۔ اُنہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو جون یا جولائی میں پورا کر دیں۔ تا کہ اُن کی پچھلی غفلت کا کفارہ ہو سکے اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ اکتوبر میں اپنا چندہ ادا کر سکتا ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ وہ مئی میں ادا کر کے سابقون میں شامل نہ ہو سکا۔ اب کفارہ کے طور پر اگست میں ادا کر دیتا ہے۔ تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ویسا ہی ثواب کا مستحق ہے جیسے مئی میں ادا کرنے والے۔ اور اگر کوئی شخص جولائی میں چندہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ لیکن وہ اپنی غفلت کے کفارہ کے طور پر اور اپنے نفس پر تکلیف برداشت کر کے جون میں چندہ ادا کر دیتا ہے۔ تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ویسا ہی سمجھا جائیگا۔ جیسے مئی میں ادا کرنیوالے۔ کیونکہ جب کسی سے غفلت ہو جائے تو بعد میں خواہ مقدار کے لحاظ سے زیادہ قربانی کرے اور خواہ تکلیف اٹھا کر میعاد سے قبل اپنے وعدے کو پورا کر دے۔ دونوں صورتوں میں اس کی کوتاہی کا کفارہ ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مستحق بن جاتا ہے۔ (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

"نصابِ زکوٰۃ کیا ہے

اور

"صاحبِ نصاب" سے کیا مراد ہے؟

جن مالوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے شریعتِ حقہ نے ایک حد اور مقدار معین کر دی ہے۔ پس جو مال اس مقدار سے کم ہو، اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی۔ اور اگر اس مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو اس پر واجب ہو گی۔ ایسی مقدار کو "نصاب" کہتے ہیں۔

اور جس دوست کے مالوں پر مطابق شرح زکوٰۃ واجب لازم آتی ہو۔ اُسے "صاحبِ نصاب" کہتے ہیں:۔

پس اگر آپ "صاحبِ نصاب" ہیں۔ تو مطابق شرح زکوٰۃ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(نظارت بیت المال ربوہ)

تقرر قائمقام امیر

ضلع گوجرانوالہ کی احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے کیا جاتا ہے۔ کہ میر محمد بخش صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ ۱۵ جون سے تین ماہ کی رخصت پر ہیں۔ اور اُن کی جگہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولوی غلام مصطفیٰ صاحب کو اُن کا قائم مقام مقرر فرمایا ہوا ہے۔ مگر بعض وجوہات سے اعلان کرنے میں تاخیر ہوئی ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

گمشدہ رسید بک

جماعت احمدیہ بالاکوٹ (سرحد) کی رسید بک ع۲۳ گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو یہ ملے تو نظارت بیت المال ربوہ میں اس کو ارسال فرمائیں:۔

اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔ اس رسید بک کی رسیدات از ع۱ تا ع۵۰ استعمال شدہ ہیں۔ لہذا تمام احباب اور جماعتیں مطلع رہیں؛—

(نظارت بیت المال ربوہ)

درخواستِ دعا میری والدہ صاحبہ ایک طویل عرصہ سے بعارضہ T.B ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ماسٹر) محمد یوسف ملک کالج لاہور)

ایک مشہور حنفی عالم کا فتویٰ

"اہل اسلام کیلئے سلطنت انگلشیہ کی مخالفت شرعاً حرام ہے"

کچھ عرصہ سے احراری اور احرار نوازی کرنے والا اخبار "زمیندار" اپنی عادت سے مجبور ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف کتر و بیونت کے بعد حوالہ جات پیش کر کے کم علم اور سادہ لوح طبقہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف منافرت اور اشتعال پھیلا رہا ہے۔ ان الزامات میں سے جو جماعت احمدیہ کے خلاف عائد کئے جاتے ہیں۔ ایک الزام یہ بھی ہے کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی فرمانبردار ہے۔ اور پاکستان سے اس کی وفاداری مشتبہ ہے

یہ اعتراض کرنے والے اگر اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر دیکھیں اور اپنے گھر کا حال دیکھیں۔ تو ہرگز ایسے اعتراضات جماعت کے خلاف شائع کر کے ملک کے امن کی بربادی اور ترقی میں روک کا موجب نہ ہوں۔ ذیل میں ایک مشہور حنفی عالم کا فتوٰے درج کیا جاتا ہے۔ اس فتوے کا ایک ایک لفظ قابل غور ہے۔ اور انہیں دعوت دے رہا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے سلسلہ کے خلاف انگریزوں کی تابعت کا الزام لگا کر جو منافرت عام طبقہ میں پھیلا رہے ہیں اس سے باز رہیں۔

سوال۔ سلطنت انگلشیہ جس میں ہم کو اپنے امور دینیہ پر عمل کرنے سے روک نہیں بہتر ہے یا حکومت روس جو سخت متعصب اور دشمن قدیمی سلطان روم کی ہے۔

جواب۔ اللھم ارنا الحق حقاً و الباطل باطلاً۔ سلطنت انگلشیہ بہتر ہے کیونکہ سرکار دولتمدار مثل روس کے متعصب نہیں اور سلطان روم جو ایک بڑا بادشاہ ذی اقتدار اہل اسلام خادم حرمین شریفین اور حافظ بیت المقدس و کربلائے معلےٰ ہے۔) اور سرکار دولتمدار میں برخلاف روس کے اتحاد قائم چلا آتا ہے۔ اگر بالفرض والتقدیر سرکاری عملداری مملکت روس وغیرہ سے بہتر نہ سمجھی جائے۔ تب بھی رعایا اہل اسلام کو شرعاً حرام ہے۔ کہ سرکار کے برخلاف روس یا سلطان روم وغیرہ سے درپردہ رابطہ و اتحاد پیدا کرے۔ بلکہ جو مسلمان سرکاری عملداری میں چند روز کے واسطے وارد ہو اسکو مخالفت سرکار کی شرعاً حرام ہے۔"

(نصرت الابرار مولوی محمد صاحب مفتی لدھیانہ ص۹)

یہ فتوٰے ایسے عالم کا ہے جو پنجاب میں حنفی مذہب کے چوٹی کے علماء میں شمار ہوتے تھے۔ ان کے نزدیک انگریزی سلطنت کی تابعت اور خیر خواہی ہر حال میں واجب اور اس کے برخلاف کسی قسم کی سازش اور رابطہ اتحاد شرعاً حرام ہے۔

کیا فرماتے ہیں احراری علماء اور مفتیان نامدار و مسئول زمیندار اپنے ان بزرگ علما کے بارے میں جن کے نزدیک سلطنت انگلشیہ کی متابعت نہ صرف بہتر بلکہ اس کے خلاف کسی قسم کی کارروائی اہل اسلام پر شرعاً حرام ہے؟

(محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

تجارت کے راس المال پر اور اس کے ان منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوئے ہیں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ البتہ اس میں سے وہ رقم منہا کئے جانے کے لائق ہے۔ جو گورنمنٹ نے تاجر یا کمپنی متعلقہ سے اس تجارت پر بطور انکم ٹیکس وصول کر لی ہو۔

نظارت المال ربوہ

ضرورت پتہ جات

مندرجہ ذیل موصیوں کے پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر موصی صاحبان خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اور اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی صاحب کے پتہ کا علم ہو۔ تو وہ بھی براہ مہربانی اسی موصی صاحب کے پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔

(۱) نذیر احمد صاحب ولد چودھری قاسم خاں صاحب ساکن شکار وصیت ع ۵۸۰۱
(۲) محمد مسعود صاحب ولد میاں فتح محمد صاحب ساکن نواں پنڈ۔ وصیت ع ۶۲۰۰
(۳) شیخ ارشاد حسین صاحب ولد شیخ خورشید عالم صاحب موضع چونیاں وصیت ع ۶۲۳۶
(۴) چودھری ثناء اللہ صاحب ولد چودھری شکر اللہ خاں صاحب موضع کرتو وصیت ع ۶۷۳۳
(۵) محمد حبیب اللہ صاحب ولد میاں فقیر محمد صاحب ساکن جگراؤں رر ع ۶۶۰۸
(۶) شیر محمد صاحب ولد چودھری عبد اللہ صاحب ساکن گرلے رر ع ۵۸۱۱
(۷) محمد انور صاحب ولد میاں شیر محمد صاحب کشمیری رر ع ۶۱۱۰
(۸) پیر نصیر الدین صاحب ہاشمی ولد پیر بشیر احمد صاحب سکنہ گولیکی رر ع ۵۷۸۲
(۹) شیخ محمد یعقوب صاحب ولد شیخ اللہ داد صاحب ساکن وڈالہ بانگر رر ع ۵۲۱۳
(۱۰) چودھری عصمت اللہ صاحب ولد علی محمد صاحب ساکن پرجیا رر ع ۴۸۲۷
(۱۱) شیر محمد صاحب ولد الٰہی بخش صاحب ساکن لاہور رر ع ۴۷۷۵
(۱۲) عبد الواحد خاں صاحب ولد محمد رمضان خاں صاحب ساکن میرٹھ شہر رر ع ۴۶۴۲
(۱۳) رحیم داد خاں صاحب ولد چودھری محمد خاں صاحب ساکن قادیان رر ع ۴۶۳۵
(۱۴) شیخ محمود الحسن صاحب ولد شیخ احمد حسین صاحب ساکن دہلی وصیت ع ۳۳۶۳

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

علاقہ تھل کے احمدی احباب

سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال کو علاقہ تھل کے احمدی احباب کی تنظیم اور تشخیص بجٹ وغیرہ کے سلسلہ میں نظارت بیت المال کی طرف سے بھجوایا گیا ہے۔ متعلقہ احمدی احباب سے اپیل ہے۔ کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تاکہ وہ اپنے کام کو جلد اور سہولت سے سرانجام دے سکیں۔ (ناظر بیت المال)

ورثاء اطلاع دیں

محمد یونس صاحب دہلوی مرحوم کا کوئی وارث ہو۔ تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ یا کسی اور دوست کو ان کے کسی وارث کا پتہ ہو تو وہ ان کے مفصل پتہ سے اطلاع دیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں اکنامکس پڑھانے کے لئے ایک لیکچرار کی ضرورت ہے۔ فرسٹ یا سیکنڈ کلاس ایم۔اے (اکنامکس) پاس احباب درخواستیں بھجوا دیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

ولادت

(۱) خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ۲۸، ۲۹ رجولائی کی درمیانی شب لڑکی عطا فرمائی۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ بچی کی صحت و درازئ عمر اور خادمۂ دین ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں۔ چودھری عبد القدیر ایچ۔اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ (۲) بروز پیر ۷ رجولائی ۱۹۵۲ء کو میرے خاوند عبد الغفور صاحب سنوری کے ہاں اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی صحت اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ سیدہ آمنہ شمیم حق سٹریٹ لاہور۔

دعائے مغفرت

میری بچی امۃ الحفیظ بعمر ۸ سال بعارضہ ٹائیفائیڈ مورخہ $\frac{۸}{۵۲}$-۳۱ کو فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم اس کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور ہم کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ غلام رسول واقف زندگی دیہاتی مبلغ ولد ڈاکٹر محمد بخش صاحب سابق قادیان حال مدرسہ [illegible] ڈاکخانہ [illegible] ضلع گوجرانوالہ

ستمبر سنہ ۱۹۵۲ء

(۱۰؍اکتوبر سنہ ۵۲ء تک)

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر میعاد سے کم از کم دس دن پیشتر بھجوا دیں کہ وی پی کرنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ وی۔پی کی انتظار کرنے میں آپ کو نقصان ہے۔ منی آرڈر کے کوپن پر اپنا نمبر خریداری ضرور لکھ دیا کریں۔ یہ نمبر پتہ کے ساتھ ہی لکھا ہوتا ہے۔

۲۰۷۵۴	چودھری نذیر احمد صاحب	۳۰ ستمبر سنہ ۵۲ء
۴۰۰۸	- چودھری فتح محمد صاحب	۳۰ ستمبر
۲۹۸۱	- چودھری عزیز احمد صاحب	۳۰ ستمبر
۲۲۰۳۵	راجہ خان بہادر صاحب	۳۰ ستمبر
۲۳۹۷۳	لفٹیننٹ محمد سعید صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۲۶۷	- دلاور علی صاحب	۳۰ ستمبر
۲۱۰۵۴	- سید عبد الحکیم صاحب -	۳۰ ستمبر
۲۳۵۱۰	میراں بخش صاحب -	۳۰ ستمبر
۲۴۳۴۲	سید عبد الحی صاحب	۲ اکتوبر
۱۲۲۴۰	شیخ رحمت اللہ صاحب	۳۰ ستمبر
۲۱۴۸۴	- ملک عنایت اللہ صاحب	۳۰ ستمبر
۲۳۰۲۳	- عبد اللطیف صاحب	۳۰ ستمبر
۲۳۵۴۳	ملک نذیر احمد صاحب	۳۰ ستمبر
۲۱۴	محمد عثمان صاحب	۳۰ ستمبر
۵۷۴۳	چودھری محمد شریف صاحب	۳۰ ستمبر
۹۸۵۶	عزیز محمد صاحب	۳۰ ستمبر
۱۰۸۷۶	ڈاکٹر فتح دین صاحب	۳۰ ستمبر
۱۶۳۲۳	سید شرافت حسین صاحب	۳۰ ستمبر
۲۰۵۰۶	لطیف احمد صاحب	۳۰ ستمبر
۲۰۶۹۶	حکیم عبد الرحمٰن صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۳۳۳	- حکیم غوث محمد صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۲۳۶	محمد اشرف خانصاحب	۳۰ ستمبر
۲۰۷۵۴	چودھری نذیر احمد صاحب	۳۰ ستمبر
۲۳۹۸۶	- منشی خیر الدین صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۱۳۳	عبد اللطیف صاحب	۳۰ ستمبر
۱۴۸۰۲	حکیم محمد رشید صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۱۴۵	اسلم جنرل سٹور	۳۰ ستمبر
۲۴۴۲۸	ماسٹر عطا محمد صاحب	۲ اکتوبر
۲۳۵۷۳	جمعدار غلام دین صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۵۹۹	ملک فیروز الدین صاحب	۳۰ ستمبر
۲۱۰۵۲	- اللہ رکھا صاحب	۳۰ ستمبر
۲۲۰۲۴	- غلام محمد صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۱۰۱	چودھری قدیر احمد صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۳۱۴	- نور الدین صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۱۳۶	- سردار فیض اللہ خانصاحب	۳۰ ستمبر
۲۳۹۴۹	محمد رشید الدین صاحب	۳۰ ستمبر
۱۸۹۵۱	میر محمد عالم صاحب	۳۰ ستمبر

۲۳۴۸۹	چودھری شیر محمد صاحب عبد الحی صاحب	۳۰ ستمبر سنہ ۵۲ء
۲۴۳۰۶	- ملک شیر محمد صاحب	۳۰ ستمبر
۲۳۷۴۷	- قریشی غلام سرور صاحب	۳۰ ستمبر
۷۱۳۱	- اللہ رکھا امام الدین صاحب	۴ اکتوبر
۲۳۰۰۳	- ڈاکٹر محمد دین صاحب	۴ اکتوبر
۲۴۳۱۲	- فضل عمر کلاتھ سن	۴ اکتوبر سنہ ۵۲ء
۲۱۰۴۰	مولوی محمد حسین صاحب گھٹیالوی	۲۰ ستمبر
۲۴۴۱۹	مولوی علی احمد صاحب	۳ اکتوبر
۲۴۶۱۷	وحیدہ بیگم صاحبہ	۵ اکتوبر
۲۳۹۱۵	مولوی صدر دین صاحب	۲۲ ستمبر
۲۴۲۶۹	- قاضی محمد ابراہیم صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۱۶۳	- بہادر خانصاحب	۲۲ ستمبر
۲۳۵۸۰	چودھری غلام احمد صاحب	۵ اکتوبر
۲۳۹۸۱	- فیض عالم صاحب	۶ اکتوبر
۲۱۰۳۳	ضیاء الدین صاحب محمد ابراہیم	۶ اکتوبر
۱۹۶۲۳	- مسجد احمدیہ گوگیرہ	۵ اکتوبر
۲۴۴۳۳	عبد الکریم صاحب	۶ اکتوبر
۲۴۳۹۰	- حافظ ابوذر صاحب	۴ اکتوبر
۲۴۱۲۱	- سید صفدر علی شاہ صاحب	۶ اکتوبر
۲۴۳۱۴	- حکیم عبد العزیز صاحب	۵ اکتوبر
۲۴۷۰۲	میاں عبد الرشید صاحب قمر	۲۸ ستمبر
۲۱۶۵۹	امام بخش صاحب	۸ اکتوبر
۲۳۵۷۵	- مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	۳۰ ستمبر
۲۴۴۸۳	- شیخ محمد نصیب صاحب	۸ اکتوبر
۲۴۵۵۸	- ایم۔اے سعید صاحب	۸ اکتوبر
۲۳۷۳۵	صدر دین صاحب	۹ اکتوبر سنہ ۵۲ء
۲۴۳۱۹	میاں محمد لطیف صاحب	
۲۳۹۸۳	خواجہ محمد عبد اللہ صاحب	۶ اکتوبر
۲۴۶۱۶	شریف احمد صاحب -	۸ اکتوبر سنہ ۱۹۵۲ء

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں۔ وی۔پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے

تریاق اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

فرقہ پرستی کو ہوا دینے والے پاکستان کے قلب میں چھرا گھونپنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں

ہمارے علماء کرام نے غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کی بجائے مسلمانوں کو کافر بنانا اپنا محبوب مشغلہ بنا رکھا ہے

حیدر آباد سندھ کے اخبار ناظم کا اداریہ!

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ ہر عہد میں خود غرض اور جاہ مناصب کے حریصوں نے مذہب اور اسلام کی آڑ لیکر مسلمانوں کو باہم ٹکرا دیا۔ ان کے خون سے اپنی کشت آرزو کی آبیاری کی۔ اپنی ہی حکومتوں کے تختے پلٹے۔ سادہ لوح مسلمانوں نے صرف مذہب کے نام پر اپنی جانیں قربان کیں۔ اپنی بیویوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنایا۔ جن کا بعد میں کوئی بھی پرسان حال نہ ہوا۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ابھی پانچ سال کا عرصہ گذرا۔ غیر منقسم ہند میں مسلمانوں نے اپنے لیڈروں کے ایما اور اشاروں پر مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہو کر کون سی قربانی تھی۔ جس کے لئے خود کو پیش نہ کیا۔ اور پاکستان کی اسلامی مملکت کو قائم کیا اس انقلاب کی بھینٹ چڑھنے والے اس آزادی کی دیوی پر نچھاور ہونے والے نہ لیڈر ہیں۔ نہ علماء کرام۔ عوام اور صرف عوام ہیں۔ جن کے خاندانوں کے پسماندہ افراد آج پاکستانی شہروں کے فٹ پاتھوں اور کھلے میدانوں میں پڑے ہوئے زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اور نمی پرسد کہ بھیا کیستی۔

پاکستان کا وجود کیا اسی لئے عمل میں آیا تھا۔ کہ کچھ لیڈران کرام وزارتوں کی کرسیوں پر متمکن ہوجائیں اور اپنے دوست احباب اور خویش اقارب کو اعلیٰ عہدوں کی کرسیوں کی زینت بنادیں۔ علماء کرام بڑے بڑے مکان اور بنگلے الاٹ کرالیں۔ اور ان میں شاہانہ زندگی بسر کرنے لگیں۔ بہت سے لیڈروں کو کارخانوں۔ گوداموں دکانوں اور تجارت کا ٹھیکہ دار بنادیا جائے۔ لیکن غریب عوام جن کے خون سے ہندو غنڈوں اور سکھ درندوں نے اپنی اسلام دشمنی کی پیاس بجھائی۔ ان کے عزیز و اقارب۔ بیوہ عورتیں اور یتیم بچے دردر کی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔ ان کے لئے سردی گرمی اور بارش سے منہ چھپانے کے لئے جگہ تک نہ ہو۔

وہ لیڈران کرام اور علماء عظام جو غیر منقسم ہند میں معمولی پوزیشن رکھتے تھے۔ اور جو آج پاکستان میں دولت سے کھیل رہے ہیں۔ موٹروں سے نیچے اترنا اور بنگلوں سے باہر نکل کر باہر پڑے ہوئے غریب فاقہ کش مہاجرین کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی جن کی شان کے خلاف ہے وہ ذرا سوچیں۔ اور غور کریں۔ کہ کیا آج انہیں یہ زیب دیتا ہے۔ کہ پبلک جلسوں میں دھواں دھار تقریریں کرکے مشتعل کریں۔ اور انہیں تباہی و بربادی کے گڑھے میں گرنے کی دعوت دیں۔ عوام کے اتحاد اور تنظیم کو اپنی اغراض پر بھینٹ چڑھائیں۔ پاکستان کی پرسکون فضا میں فتنہ و فساد کا تلاطم برپا کریں۔

کفر سازی:۔ ہمارے علماء کرام کو کفر سازی کا پورا ملکہ ہے۔ تبلیغ دین کی بجائے کفر گری آج کل ان کا محبوب مشغلہ بن گیا ہے۔ غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کی بجائے خود مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ دیوبندی علماء کی تحریرات ملاحظہ کیجئے۔ بریلوی علماء کو کفر کی سند دیتے نظر آئیں گے۔ اور بریلوی علماء کے دربار سے دیوبندیوں کا کفر کا سرٹیفکیٹ ملے گا۔ وغیرہ وغیرہ سنی۔ شیعہ۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ وہابی۔ بدعتی خدا معلوم کتنے فرقے ان علماء کی بدولت پیدا ہوگئے۔ اور کتنے اور پیدا ہوں گے۔ کمال یہ ہے کہ جن کے خلاف خود کفر کے فتاویٰ موجود ہوں۔ وہ کس طرح دوسروں پر کفر کا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ ان ہی فرقہ بندیوں کی وجہ سے ہندوستان میں مسلمانوں پر ادبار کی گھٹائیں۔ اور یہی فرقہ بندی اور عقائدی جنگ آج پاکستان کے مسلمانوں کی شیرازہ بندی کو ختم کرنے اور انہیں باہم متصادم کرنے کے لئے شروع کی جارہی ہے۔ جس کو فتنہ عظیم کہنا بیجا نہ ہوگا۔ جہاں تک عقائدی اختلافات کا تعلق ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہیں۔ اور ہمیشہ رہیں گے۔ بڑے بڑے مصلحان دین اور برگزیدہ ہستیوں کی انتھک کوششوں کے باوجود۔ یہ اختلاف قائم رہے۔ پھر بھلا یہ ہمارے موٹر نشین اور نرم گدوں پر استراحت کرنے والے علماء جو اپنے نفس کی فرمانبرداری کا کس حد تک عہد کرچکے ہیں۔ اور جن کا خود دامن ملوث ہے۔ کس طرح ان سے کوئی توقع کی جاسکتی ہے۔

ہوشیار باش آج پاکستان میں جس تحریک کا آغاز کیا جارہا ہے۔ جابجا جلسے کرکے کمیٹیاں بنائی جارہی ہیں۔ اور فنڈ اکٹھے کئے جارہے ہیں۔ کیا اس تحریک کا مقصد خدمت اسلام ہے؟ کیا اس تحریک سے مسلمانوں میں ختم نبوت کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے؟ کیا اس سے پاکستانی مسلمانوں کی تنظیم پر ضرب نہیں لگتی؟ کیا اس تحریک سے استحکام پاکستان پر چوٹ نہیں پڑتی؟ آخر یہ اتنی مدت کے بعد باسی کڑھی میں کیوں ابال ہے؟ کیا اس میں سیاسی اغراض پوشیدہ نہیں ہیں؟ کیا اس طرح دشمنان پاکستان کے عزائم کو تقویت نہیں پہنچتی؟ اور کیا یہ پاکستان اور پاکستانیوں سے غداری نہیں ہے؟

مسلمان بالکل سادہ واقع ہوا ہے۔ اسے یاد ہی نہیں رہتا کہ آج جو معصومیت کا چولہ پہنکر ان کے سامنے آیا کل وہ کون تھا؟ اور قوم کے لئے کس طرح کا عذاب بنا ہوا تھا۔ یہی ہمارے احراری علماء کرام اور احراری بھائی قیام پاکستان کی مخالفت میں ہندو دوستوں کی آغوش میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کی پھبتیاں اڑانے میں کونسی کسر چھوڑ رہے تھے۔ مسلم لیگیوں اور مسلم لیگ پر دشنام طرازی سے کس وقت چوکتے تھے؟ کیا انہوں نے قائداعظم پر کفر کے فتوے نہیں جاری کئے؟ کون سا بُرا لفظ تھا جو ان مولوی حضرات نے قائداعظم کی شان میں استعمال نہیں کیا؟

پاکستان بن جانے پر طوعاً و کرہاً ہمارے ان احراری بھائیوں نے پاکستان بننا قبول کیا۔ کیونکہ بھارت کی زمین ان کے لئے تنگ تھی ہندوؤں نے کہدیا کہ جب تم اپنے بھائیوں کے ہی نہ ہوئے تو ہمیں کیا توقع رکھنی چاہئیے۔ ہماری جمعیۃ العلماء پاکستان کے محترم صدر جو آج احراری بھائیوں کے دوش بدوش پاکستان میں عقائدی جنگ کے علمبردار بنے ہوئے ہیں۔ برائے خدا اتنا تو بتادیں کہ قیام پاکستان سے قبل اور قیام پاکستان کے بعد انہوں نے قادیوں کے خلاف کتنے احتجاجات کئے۔ کیا انہوں نے مسلم کے ذریعہ سے قادیانی امیدواروں کو اسمبلیوں میں کامیاب نہیں کیا؟ کیا مسلم لیگی حکومت پاکستان نے جب چوہدری ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ مقرر کیا تو کوئی احتجاج کیا گیا؟ جب دستوریہ پاکستان کے لئے بنیادی حقوق کی کمیٹی میں چوہدری ظفر اللہ خان کو لیا گیا۔ تو کوئی احتجاج کیا گیا؟ اور جب آپ نے اس کمیٹی سے علیحدگی کی خواہش ظاہر کی تو انہیں مجبور نہیں کیا گیا کہ وہ اس کمیٹی سے الگ نہ ہوں؟ اگر یہ سب حقائق ہیں تو پھر اس بے وقت راگنی کا مقصد کیا ہے؟

پاکستان سے غداری نہیں کیجا سکتی ہر پاکستانی جانتا ہے کہ استحکام پاکستان کے لئے تمام پاکستانیوں کا بلا لحاظ مذہب و ملت متحد و منظم رہنا ضروری ہے۔ اس وقت کی ذرا سی لغزش نہ صرف پاکستانیوں بلکہ پاکستان کے ساتھ غداری ہے۔ ایسی حالت میں فرقہ پرستی اور عقائدی جنگ کے حامی خواہ ان کی نیت صاف ہی کیوں نہ ہو سیاسی نوعیت سے پاکستان دوستی کا ہرگز ثبوت نہیں دے رہے بلکہ پاکستان کے قلب میں چھرا گھونپنے کی

م ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستانی عوام اس تحریک سے عدم دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ (ناظم حیدر آباد سندھ ۲۷ جولائی ۵۲ء)

برطانیہ ایران میں طاقت کا استعمال نہیں کریگا

لندن ۳ ستمبر۔ نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون کے نامہ نگار نے خبر دی تھی۔ کہ حکومت برطانیہ ایران میں طاقت کا استعمال کرنے کو تیار ہے لیکن برطانی دفتر خارجہ کی طرف سے اس خبر کی پرزور تردید کردی گئی ہے۔

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ ہم یقیناً ایران کے موجودہ تکلیف دہ صورت حال کا فیصلہ کرانا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں امریکہ کے ساتھ صلاح مشورہ ہو رہا ہے۔ لیکن یہ تجویز کرنا کہ ہم طاقت سے کام لینا چاہتے ہیں۔ بالکل حماقت ہے۔ ہم تو پُرامن طور پر سفارتی ذرائع اور باہمی گفت و شنید سے مصالحت کی کوشش میں ہیں۔

ترجمان نے ہیرلڈ ٹریبیون کے نامہ نگار کی اس اطلاع کو بھی مسترد کردیا کہ مسٹر چرچل اور ٹرومین اب اپنے آئندہ اقدام کے متعلق بحث کریں گے اور فیصلہ کریں گے کہ اگر ایران میں اشتراکی انقلاب رونما ہوگیا۔ تو برطانی اور امریکی افواج کو بروئے کار لایا جائے یا نہ۔

ترجمان نے کہا یہ امر قدرتی ہے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان قریب ترین مشاورت جاری رہے۔ مگر ہم مذکورہ خطوط پر ہرگز نہیں سوچ رہے یہ تجویز قطعی طور پر بے بنیاد اور لغو ہے۔ کہ ہم صدر ٹرومین سے یہ دریافت کرنے والے ہیں کہ وہ فوجی امداد دیں گے کہ نہیں (اسٹار)

لندن ۳ ستمبر۔ برطانی حلقوں نے یہ امر واضح کیا ہے کہ اگرچہ ایران کو امریکہ و برطانیہ کی مشترکہ پیشکش ایسی ہے کہ وہ اس حد سے شاید ہی تجاوز کرسکیں تاہم تجاویز کو مسترد کرنے کے متعلق تہران کے بیان کو یہاں اور واشنگٹن میں ایسا تصور نہیں کیا جا رہا کہ آئندہ گفت و شنید کا دروازہ بند ہوچکا ہے (اسٹار)